پیش لفظ

شیخ محی الدین محمد ابن عربیؒ کی کتاب "فُصوص الحکم" تصوف کی وہ معرکتہ الا آرا کتاب ہے جو دنیا بھر میں شہرت رکھتی ہے۔ اس کتاب کے دنیا کی بیشتر زبانوں میں ترجمے ہوتے رہے ہیں۔ ان کی کئی شرحیں بھی لکھی جا چکی ہیں اور یہ سلسلے ہنوز جاری ہیں۔

ان ہی ترجموں و شروحات میں سے ایک بڑا کام مولانا محمد عبدالقدیر صدیقی (۱۸۷۰ء۔ ۱۹۶۲ء) کی جانب سے بھی سنہ ۱۹۴۲ء میں کیا گیا۔ عثمانیہ یونی ورسٹی، حیدرآباد دکن نے اپنی جامعہ میں اس کتاب کو اپنے نصاب میں شامل کرنے کی غرض سے انھیں یہ کام تفویض کیا تھا۔ پروگرام کے مطابق یہ کتاب اپنی تکمیل کے بعد جامعہ کے نصابات میں شامل بھی ہوئی۔

مولانا محمد عبدالقدیر صدیقی رحمتہ اللہ علیہ ایک جیّد عالم دین تھے۔ آپ کا شمار استاذالعلمائیں کیا جاتا ہے اور آپ "بحر العلوم" کے نام سے پکارے جاتے ہیں۔ آپ عثمانیہ یونی ورسٹی، حیدرآباد دکن، میں بحیثیت پروفیسر و صدر، شعبۂ دینیات ایک عرصے تک فائز رہے۔ آپ نے دینِ اسلام کے ہر شعبے سے متعلق کم و بیش چالیس (۴۰) تصنیفات تحریر فرمائیں۔ آپ نے تصوف کے موضوع پر بھی کئی کتابیں لکھیں جن میں سے دو کتابیں، "حکمت اسلامیہ" اور "ترجمہ فصوص الحکم" نہ صرف مشہور ہوئیں بلکہ یہ کئی اور جامعات کے نصابات میں شامل بھی کی گئیں۔

آپؒ کی تحریر کردہ قرآن کی تفسیر، "تفسیر صدیقی" چھے جلدوں پر مشتمل ہے۔ ناچیز نے اس مجموعے کا ایک اختصاریہ بہ نام "حاصلات تفسیر صدیقی" (مکتبہ تعمیر انسانیت، اردو بازار، لاہور، ۲۰۰۷ء) عمومی استفادے کے لیے پیش کیا تھا۔ اس کے لیے عزیزم ڈاکٹر معین الدین عقیل کی طرف سے مجھے بہت حوصلہ افزائی حاصل رہی تھی۔ اس بار ڈاکٹر عقیل نے ابن عربیؒ کی فصوص الحکم کے ترجمے و شرح کا، جو مولانا عبدالقدیر صدیقیؒ کے اہم ترین کاموں میں سے ایک ہے، خود سے انتخاب کیا اور مجھے توجہ دلائی کہ

یہ اہم کتاب اب نایاب ہے۔ اسے نہ صرف دستیاب ہونا چاہیے بلکہ اسے دوبارہ پیش کرتے ہوئے اس کو آج کے قارئین کے لیے عام فہم بھی بنانا چاہیے۔ چناں چہ میں نے اس ضرورت کو پورا کرنے کے لیے یہ پیش رفت کی۔

اس کتاب کو موجودہ دور سے ہم آہنگ کرنے کی غرض سے اولاً اس کی مجموعی ترتیب میں کچھ تبدیلیاں کی گئی ہیں۔ اس کے بعد، چوں کہ تحریر میں اُن الفاظ کا بہ کثرت استعمال ہوا ہے جن سے ہماری آج کی زبان بہت کم آشنا ہے، لہٰذا اعادے کے دوران ان کی مناسب توضیح کی ضرورت کو محسوس کیا گیا۔ چناں چہ ایسے موقعوں پر اُن الفاظ کو توجوں کا توں رکھا گیا ہے لیکن وضاحت کے لیے ان کے معنی یا مفہوم کو قوسین (بریکٹ) میں لکھ دیا گیا ہے۔ ایسا کرتے ہوئے کوشش یہ بھی رہی ہے کہ پڑھتے وقت عبارت کی روانی میں کسی قسم کا خلل پیش نہ آئے۔ متبادل یا تصریح فراہم کرتے ہوئے پوری تحقیق اور غور و خوض سے کام لیا گیا ہے۔

مزید بر آں یہ بھی محسوس ہوا کہ طویل پیر گرافس کو اگر ٹکڑوں میں تقسیم کر دیا جائے تو قاری کو بات سمجھنے میں سہولت ہو سکتی ہے۔ چناں چہ جس پیراگراف میں ایک سے زیادہ موضوعات پر اظہارِ خیال ہوا ہے ان مقامات پر ان کے چھوٹے پیراگراف بنا دیے گئے ہیں۔ بعض جگہوں پر اس کے برعکس بھی کام کرنا پڑا ہے۔ متعدد مقامات پر صراحت کی خاطر اپنی طرف سے لفظ یا الفاظ کے اضافے بھی کیے گئے ہیں لیکن انھیں ہمیشہ قوسین کے اندر رکھا گیا ہے تاکہ قاری کو معلوم رہے کہ یہ اضافہ ہے، اصل متن میں نہیں۔

مولانا صدیقی صاحبؒ نے خود بھی کچھ مقامات پر اپنے متن کی وضاحت کے لیے اضافی تصریحی الفاظ یا جملوں کا استعمال قوسین اور واوین کی مدد سے کیا ہے۔ یہاں اُن وضاحتوں کے لیے منجھلی بریکٹ {۔۔} استعمال کی گئی ہے جو اصل متن کی نشاندہی کرتی ہے۔ واضح رہے کہ ناچیز نے اپنی جانب سے جو بھی اضافہ کیا ہے انھیں چھوٹی بریکٹ (۔۔) میں بند کر کے اصل متن سے جدا کیا ہے۔ جہاں ایک سے زیادہ بریکٹس کی ضرورت پیش آئی وہاں چھوٹی اور بڑی بریکٹس [(۔۔)۔۔۔(۔۔)] دونوں کو استعمال کیا گیا ہے۔

کتاب میں جہاں جہاں قرآنی آیات ملیں یا آیتوں سے ماخوذ حصے نظر آئے ان کے لیے مناسب معلوم ہوا کہ ان کی علامات (یعنی زبر، زیر، پیش) کی تزئین کو مسلسل کیا جائے۔ علاوہ ازیں ان کے حوالہ جات بھی دیے جائیں۔ اکثر مقامات پر ترجمے نہیں تھے تو وہاں ترجمے بھی بڑھائے گئے ہیں۔ چناں چہ کلام الٰہی اور ترجمے کے بعد (نام سورۃ: آیت نمبر) کے اضافے کیے گئے ہیں۔ کئی آیات میں کتابت کی غلطیاں پائی گئیں جن کا درست کیا جانا بھی نہایت ضروری تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث اور عربی متن کو قرآن

سے مختلف، جدا جدا رسم الخط میں پیش کیا گیا ہے۔ جہاں ترجمے نہیں تھے وہاں ان کے اردو مطالب کا بھی اضافہ کیا گیا ہے۔ احادیث کے حوالہ جات حاصل کرنے کی بھی پوری سعی کی گئی، جس کے لیے مختلف مجموعات سے رجوع کیا گیا، اور جس قدر مل پائے انھیں بھی درج کر دیا گیا ہے۔

عبارت کے اصل مفہوم کو سمجھنے کے لیے مناسب اور درست اوقاف لگانے نہایت ضروری ہوتے ہیں، لہٰذا اس کے لیے بھی حتی الوسع توجہ دی گئی ہے۔ املا کے لیے ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی، سابق صدر شعبۂ اردو پنجاب یونی ورسٹی کی جدید سفارشات کو زیادہ تر اپنایا گیا ہے۔

مترجم مولانا عبد القدیر صدیقیؒ ایک پُر گو شاعر تھے اور حسرتؔ تخلص فرماتے تھے۔ جس طرح پوری فصوص الحکم میں شیخ ابن عربیؒ نے اپنے خیالات کی وضاحت کے لیے اپنے اشعار سے بھی مدد لی ہے، اسی طرح مولانا صدیقیؒ نے بھی اپنے تمہیدی ابواب اور کتاب کے ترجمے و تشریح کے دوران اکثر اپنے اردو اور فارسی اشعار کی مدد سے صراحت فرمائی ہے۔ آپ نے متن میں چند دیگر شعرا کے اشعار بھی نقل کیے ہیں۔ اس کتاب میں دیگر شعرا کے اشعار کے ساتھ اُس شاعر کا نام درج کر دیا گیا ہے۔ جن اشعار کے ساتھ شاعر کا نام موجود نہیں وہ اشعار خود فاضل مترجم کے ہیں۔ فارسی کلام کا مفہوم بتانا ضروری محسوس ہوا تو یہاں اس کا بھی اضافہ کیا گیا ہے۔ فارسی کے ترجمے کے لیے جناب رضوان احمد نقشبندی، پرنسپل جامعہ انوار القرآن، کراچی، سے مدد لی گئی۔ مرتب، مولانا صاحب کے تعاون کے لیے ان کا بے حد ممنون ہے۔

شیخ ابن عربیؒ نے اس کتاب کا ہر باب کسی نبیؑ کے نام پر رکھا ہے۔ پھر آپؒ نے ہر باب کے لیے اس میں ایک حکمت کا بھی اضافہ کیا اور فرمایا کہ ہر حکمت کا فص وہ پیغمبر ہے جس کی طرف وہ حکمت منسوب ہے۔ دراصل شیخؒ نے قرآن شریف میں مذکور انبیا کے واقعات و حالات کی روشنی میں مسائلِ توحید و تصوف کے لیے نتائج اخذ کیے ہیں اور ہر باب میں کسی خاص موضوع پر بحث کی ہے جسے وہ پیغمبر کی حکمت قرار دیتے ہیں۔ احقر نے قارئین کے استفادے کے لیے ان 'موضوعات' کو نمایاں کرنے کی غرض سے اپنی جانب سے ناموں کا اضافہ کیا ہے اور یہ تمام نام شروع میں دی گئی فہرست ابواب میں درج کر دیے گئے ہیں۔

سب سے اہم بات یہ ہے کہ یہ کتاب خالصتاً علمی ہے لہٰذا اس میں اصطلاحات اور محاوروں کا بیشتر استعمال ناگزیر ہے۔ لیکن اچھی بات یہ ہے کہ مولانا صدیقی صاحبؒ نے اس بات کا خیال رکھتے ہوئے تصوف کی کئی اصطلاحات یا محاوروں کی تصریح اپنی تحریر میں مناسب مقامات پر کر دی ہے۔ ناچیز نے متن میں مستعملہ ان اصطلاحات اور محاوروں کی تشریح کو یکجا کر دیا ہے اور اسے مقدمہ کے فوری بعد جگہ دی ہے۔

علاوہ ازیں اس فہرست میں اکثر اصطلاحات ایسی بھی ہیں جن کی توضیح کے لیے دیگر تصنیفات سے بھی مدد لی گئی ہے۔ قارئین کو ان علمی و فنی الفاظ کا بارہا سامنا ہو گا اس لیے اگر وہ ان کے معنی و مفہوم کو پہلے ہی ذہن نشین کر لیں تو انھیں اس کتاب کا متن سمجھنے میں سہولت ہو گی۔ تاہم کتاب پڑھنے کے دوران اگر کسی اصطلاح کی تعریف یا معنیٰ دیکھنے کی ضرورت پڑے تو اس مجموعے سے بہ آسانی رجوع کیا جا سکتا ہے، کیوں کہ اصطلاحات کی یہ فہرست حروفِ تہجی کے حساب سے مرتب کی گئی ہے۔

آخر میں عرض ہے کہ عربی زبان کا اپنا ایک اسلوب ہے، خاص طور پر قرآنی عربی کا۔ اس کا کسی بھی زبان میں ترجمہ کیا جائے، چاہے وہ کتنا ہی سلیس و آسان کیوں نہ ہو، پھر بھی وہ آسمانی سا لگے گا۔ اس بات سے قطع نظر، خود کتاب کا نفسِ مضمون بذاتہٖ دقیق ہے۔ مزید یہ کہ مصنف و مترجم دونوں ہی کے لیے اپنے اظہارِ بیان کے معیار سے ہٹنا ممکن بھی نہ تھا۔ چناں چہ اس کو آسان بنانے کی حتی الامکان ہی کوشش کی جا سکی ہے۔ ویسے بھی اس میں زیادہ چھیڑ چھاڑ سے تحریف کا خدشہ تھا جس کی مجھ میں جرأت نہ تھی۔

محمد عبد الاحد صدیقی

ستمبر ۲۰۱۳ء

Siddiqui Publications